ہیں۔اسی طرح سمینار میں پیش کردہ ایک مقالے میں ہندوستان کے چھ مدارس میں نصاب تعلیم کا جائزہ لیا گیا تھا،اس کی رپورٹ میں پانچ مدارس کا نام درج کیا گیا ہے۔ (ص۲۸۰) جب کہ جامعۃ الفلاح بلریا گنج اعظم گڑھ کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے۔

زیرِ نظر مجلّہ مضامین کے تنوع کے اعتبار سے ایک مفید اور اہم علمی پیش کش ہے۔اس پر فاضل مدیر اور دیگر معاونین مبارک باد کے مستحق ہیں۔امید ہے کہ علمی اور ادبی حلقوں میں اس کی پزیرائی ہوگی۔

(مجاہد شبیر احمد فلاحی)

کنکر بولتے ہیں تابش مہدی

ناشر: فریوائی اکادمی، سی ۲/۷، شاہین باغ، نئی دہلی-۲۵، ۲۰۰۵ء، صفحات:۱۴۴، قیمت: -/۱۰۰ روپے۔

تابش مہدی بیک وقت ناقد و محقق بھی ہیں اور شاعر بھی۔ انھوں نے جہاں ایک طرف اپنی تنقیدی و تحقیقی کاوشوں کے ذریعہ اہل علم و ادب کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے وہیں شاعری کے ذریعہ بھی اپنی منفرد شناخت قائم کی ہے۔ان کی اب تک کل ۱۰/ کتابیں شائع ہوچکی ہیں، جو شاعرانہ مہارت کے علاوہ ان کی تنقیدی و تحقیقی صلاحیتوں کی آئینہ دار ہیں۔اس مجموعے سے قبل ان کی نعتوں کا مجموعہ ''سلسبیل'' منظر عام پر آ کر فکر و فن کی انفرادیت کے نقوش قائم چکا ہے۔زیرتبصرہ کتاب ان کی غزلوں کا مجموعہ ہے۔

تابش مہدی اپنی فکر کے اعتبار سے اسلام پسند ہیں۔ چنانچہ ان کی یہ اسلام پسندی ان کی شاعری میں پوری طرح جلوہ گر نظر آتی ہے۔الحاد و لادینی کے اس دور میں ''زندہ اسلام'' سے ان کی وابستگی ان کے فکر کو غذا اور توانائی فراہم کرتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں نہ صرف فکر و عمل کا کوئی تضاد نظر نہیں آتا، بلکہ اس سے آگے بڑھ کر ان کی شاعری مقصدیت کی حامل بن کر سامنے آتی ہے۔

تابش کی شاعری روایت کی پاس داری، اخلاقی قدروں کے احترام اور حکمت و موعظت کی شاعری ہے۔ زندگی کے تلخ حقائق پر لطیف طرز کا اظہار اور عصری شعور ان

کے یہاں بہت نمایاں ہیں۔ تابش مشکلات زندگی اور ناہمواریوں سے گھبراتے نہیں، بلکہ ان کا عقیدہ انہیں حوصلہ فراہم کرتا ہے اوران کی شاعری لوگوں کو زندہ رہنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ قلندری ان کے مزاج میں رچی بسی ہے، جسے دور سے پہچانا جاسکتا ہے۔ ان کی شاعری میں خاصی دل کشی ہے، ہر غزل کا کوئی نہ کوئی شعر دامن دل کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

اظہار کی سطح پر انھوں نے جدید لب و لہجہ کے ساتھ کلاسیکی انداز کو بھی خوب صورتی کے ساتھ برتا ہے۔ وہ اپنی بات بہت سادگی اور آسانی کے ساتھ کہہ جاتے ہیں۔ ان کی شاعری میں ندرت و تازہ کاری کے خوب صورت نمونے ملتے ہیں۔ ان خوبیوں کے ساتھ ان کی شاعری ''شاعری کے جنگل'' میں ایک توانا آواز کی شکل میں نمایاں نظر آتی ہے اور بقول مخمور سعیدی: ''تابش کی شاعری دیر تک زندہ رہنے والی شاعری ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ اس کی تابندگی اور بڑھے گی''۔

ذیل کے چند اشعار میں ان کی شاعری کی جھلک دیکھی جاسکتی ہے:

تمام عمر اندھیروں سے میری جنگ رہی
بجھا چراغ تو دل کو جلا لیا میں نے

ترے کلام سے میں کسب نور کرتا ہوں
اسی سبب سے مرا بھی کلام روشن ہے

کس قدر روشنی ہے مرے شہر میں
زندگی جل رہی ہے مرے شہر میں

ہر آدمی اوڑھے ہے تقدس کا لبادہ
لگتا ہے یہاں کوئی گنہ گار نہیں ہے

کون ہوں، کیا ہوں، میرا مقصد ہے کیا
کس نے اس پہلو پہ سوچا دیر تک؟

نہ مال و زر نہ عز و شان رکھیے
فقط اللہ پر ایمان رکھیے

آپ بھی ایوان میں دیجیے مسلسل حاضری
مرتبے میں آپ بھی والا گہر ہوجایئے

(محمد شہاب الدین)